REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۵

یوم سہ شنبہ ۹ شوال ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۹ شہادہ ۱۳۳۷ ہش | ۲۹ اپریل ۱۹۵۸ء | نمبر ۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"صبح اسہال اور ضعف کی شکایت تھی۔ اب طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے قریباً ۳۷ لاکھ روپیہ کے میزانیوں کی متفقہ طور پر منظوری

اس رقم کا معتدبہ حصہ بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ، قرآن پاک کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا

ربوہ ۲۷ اپریل۔ کل گیارہ بجے دوپہر کے قریب جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ مجلس نے بعض دیگر اہم تجاویز کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ آمد و خرچ کو متفقہ طور پر منظور کرنے کی سفارش کی۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی منظور کرنے کا اعلان فرمایا۔ دونوں انجمنوں کے میزانیوں کی مجموعی رقم قریباً ۳۷ لاکھ روپیہ پر مشتمل ہے۔ اس رقم کا معتدبہ حصہ آئندہ سال یورپ، امریکہ اور ایشیا کے مختلف اہم ممالک میں اسلام کی ترقی و استحکام، قرآن مجید کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

پروگرام کے مطابق مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۲۷ اپریل بروز اتوار تک جاری رہنا تھا۔ لیکن اچانک گرمی کی غیر معمولی شدت کی بناء پر اجلاس کو مختصر کرنا پڑا۔ چنانچہ کل بروز ہفتہ صبح کے اجلاس ہی میں مجلس نے ایجنڈا پر درج شدہ جملہ امور پر غور و خوض کر کے اپنی سفارشات پیش کر دیں۔ اور اس طرح اس دفعہ مجلس شوریٰ نے دو دن (مورخہ ۲۵، ۲۶ اپریل) میں ہی اپنی کارروائی مکمل کر لی۔

گرمی کی شدت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود دونوں دن حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی۔ آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے اپنی صحت کے لئے جماعت کو خاص طور پر دعا کرنے کی تحریک فرمائی نیز احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کریں۔ تا جلد سے جلد اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ عیسائیت اور دہریت کو شکست ہو۔ توحید غالب آجائے اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے چپہ چپہ پر بلند ہوتا ہوا نظر آئے۔ اور ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی برکات و انوار کی مورد بن جائے۔

(تفصیلی روئداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

تعلیم الاسلام کالج ۳ مئی کو کھلے گا

طلبائے تعلیم الاسلام کالج ربوہ مطلع رہیں کہ تعلیم الاسلام کالج موسم بہار کی تعطیلات کے بعد ۳ مئی ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ ۷ بجے صبح کھلے گا۔

(پرنسپل)

مکرم رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم سید شاہ محمد صاحب نے اداریہ کے متعلق مفصل خبر (آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اپریل۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مشرقی افریقہ میں اشاعت اسلام اور اس کے خوشکن نتائج

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۸ اپریل۔ کل رات مجلس تجار ربوہ کے زیر اہتمام گول بازار کی مسجد میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں آپ نے وہاں اسلام کی روز افزوں ترقی، مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر، قرآن مجید کے تراجم اور لاکھوں صفحات پر مشتمل اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور وہاں کے احمدی احباب کے ایمان و اخلاص کے ایمان افروز واقعات نہایت احسن پیرائے میں بیان فرمائے۔ صدارت کے فرائض

نئے نئے ڈیزائن کے
سوٹ
برکت علی اینڈ کمپنی
کمرشل بلڈنگ۔ لاہور

حب مروارید عنبری
دماغ کو روشن۔ قوت حافظہ کو تیز
کمزوریٔ قلب کا بے نظیر نسخہ
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ عید الفطر

دُعا کرو کہ اس عید کے دن اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو یہ تحفہ دے کہ

اس کے ہاتھوں سے اسلام دنیا کے کونے کونے میں کامل طور پر غالب آجائے

یہی وہ کام ہے جس کیلئے سلسلہ احمدیہ قائم کیا گیا ہے کوشش کرو کہ جلد سے جلد یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کچھ دن ہوئے میں نے

رویا میں دیکھا

کہ ایک مجلس ہے اور بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان میں بڑھتا چلا جاتا ہوں۔ چلتے چلتے میں نے دیکھا کہ آگے قاضی ظہور الدین صاحب اکمل بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میں ان کے پاس سے ہو کے گزرا ہوں میں نے اس کی یہ تشریح کی۔ کہ الدین سے مراد اسلام ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ پس اس لحاظ سے ظہور الدین اکمل کے یہ معنے ہونگے کہ ظہور الاسلام اکمل۔ یعنے خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو دنیا میں کامل طور پر غالب کرے۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس عید کے دن جبکہ سب لوگ اپنے اپنے دوستوں کو تحفے دیتے ہیں ہماری غریب جماعت کو یہ تحفہ دے کہ اس کے ہاتھوں سے

اسلام کو دنیا پر غالب کرے

اور کامل طور پر غالب کرے۔ یہاں تک کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام کو برا کہنے والا کوئی باقی نہ رہے۔ تمام کے تمام ایمان لانے والے ہوں اور اپنے ایمان اور اخلاص کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور خدا تعالیٰ کی شان کے بڑھانے اور اسے پھیلانے والے ہوں۔

پھر چند روز ہوئے میں نے دیکھا کہ میں ایک مجلس میں بیٹھا تقریر کر رہا ہوں۔ ذہن میں تو نہیں مگر وہ ایسا ہی مجمع ہے جیسے عید کا مجمع ہوتا ہے اور میں

جماعت کو توجہ دلاتا ہوں

کہ دیکھو اس وقت تلوار کا جہاد نہیں ہے مگر تبلیغ کا جہاد ہے جو تلوار کے جہاد سے زیادہ آسان ہے۔ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھو۔ کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد ایسا اخلاص دکھایا کہ یا تو وہ اتنے بتوں کو پوجتے تھے کہ ہر دن میں ایک ایک بت آجاتا تھا۔ اور یا پھر وہ توحید کا جھنڈا اٹھا کر دنیا میں نکل گئے۔ اور اسکے کناروں تک پھیل گئے انہوں نے ایران فتح کیا۔ عرب فتح کیا افغانستان فتح کیا اور پھر سندھ کے ذریعہ سے ہندوستان فتح کیا۔ پھر مصر فتح کیا۔ پھر تیونس اور مراکش فتح کیا۔ پھر سپانیہ فتح کیا۔ پھر تاریخوں سے ثابت ہے اور بعض آثار قدیمہ بھی ایسے ملے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پھر مسلمانوں میں سے بعض جہازوں پر بیٹھ کر امریکہ چلے گئے۔ جہاں اب تک بھی ایک پرانی مسجد باقی ہے۔ اور کولمبس نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ میں نے جو امریکہ دریافت کیا ہے۔ تو اس کی اصل تحریک مجھے ایک مسلمان بزرگ کی تحریر سے ہوئی ہے اُن کا اشارہ

حضرت محی الدین صاحب ابن عربی

کی طرف تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب "فتوحات مکیہ" میں لکھا ہے کہ میں نے مغرب کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ اس سمندر کے پرے ایک اور ملک بھی ہے۔ چنانچہ جب لوگوں نے کولمبس پر اعتراض کیا۔ اور بادشاہ نے اس کو روپیہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ تجھے وہم ہو گیا ہے اور تو پاگل ہے تو اس نے کہا نہیں میں نے یہ بات ایسے لوگوں سے سنی ہے۔ جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے یعنی مسلمانوں سے اور پھر انہوں نے بھی یہ بات اپنے ایک بہت بڑے بزرگ کے حوالہ سے کہی ہے۔ اس لئے میں ضرور کامیاب ہوں گا۔ اگر ناکام واپس آیا۔ تو آپ کا اختیار ہے کہ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ آخر ملکہ نے اپنے زیور بیچ کر اس کے لئے روپیہ مہیا کیا۔ پادری اس وقت اتنے احمق تھے کہ ایک پادری نے دربار میں تقریر کی۔ کہ یہ تو پاگل ہو گیا ہے۔ اور عیسائیت کے خلاف تقریریں کرتا ہے۔ اس وقت پادریوں کا خیال تھا کہ زمین چپٹی ہے گول نہیں۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر زمین گول ہو تو

اس کا مطلب یہ ہے

کہ کوئی علاقہ ایسا بھی ہے جہاں انسانوں کا سر نیچے ہوتا ہے اور ٹانگیں اوپر۔ اور بارش بھی اوپر سے نیچے نہیں ہوتی۔ بلکہ نیچے سے اوپر ہوتی ہے اور اولے بھی نیچے سے اوپر گرتے ہیں۔ اور یہ ساری حماقت کی باتیں ہیں لیکن آخر وہی کامیاب ہوا۔

غرض میں نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو یہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

یا تو اتنے کمزور اور ناطاقت تھے کہ سارے عرب میں دس ایرانیوں یا دس رومیوں کا مقابلہ کرنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور یا وہ دن آیا۔ کہ وہ اسلام کے سیاہ جھنڈے ہاتھوں میں لے کر نکلے۔ اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ابھی پندرہ سال کا عرصہ ہی گزرا تھا کہ مسلمان ہندوستان اور چین تک جا پہنچے۔ تم کو بھی چاہیئے کہ چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے بنالو۔ اور وقف جدید کے جو مجاہد ہیں وہ دنیا میں پھیل جائیں اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور گو یہ حکومت سیاسی نہیں ہوگی۔ بلکہ دینی اور مذہبی ہوگی۔ کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو پڑھائیں گے اور علاج معالجہ کریں گے۔ اور دین سکھائیں گے مگر پھر بھی ان کے ذریعہ

اسلام کا ایک نشان

قائم رہے گا دیکھو بعض علاقے ایسے ہیں۔ جو اب تک بھی رہائش کے قابل نہیں۔ لیکن حکومتوں نے ابھی سے وہاں اپنے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ تاکہ جب کبھی بھی وہاں آبادی کی صورت پیدا ہو۔ تو ان کا حق قائم رہے چنانچہ بحر منجمد جنوبی کے قریب ایک جزیرہ اتفاقاً روس کا پہنچ گیا پھر جاپان کا ایک جہاز پہنچ گیا۔ پھر ڈچ کا پہنچ گیا پھر امریکہ کا پہنچ گیا۔ ان چاروں حکومتوں کے آدمی جب وہاں برف کے تودوں پر پہنچے تو انہوں نے وہاں اپنے ملک کا جھنڈا گاڑ دیا ہے اب چاروں حکومتیں اس علاقہ کیست کی ملکیت کی مدعی ہیں۔ امریکہ کہتا ہے

ٹرجر مجمع جنوبی ہمارا ہے۔ اور اس کے اندر جو زمین نکلے گی وہ ہماری ہے۔ کیونکہ ہمارے آدمیوں نے وہاں اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ ہالینڈ والے کہتے ہیں کہ

وہ علاقہ ہمارا ہے

کیونکہ ہمارے آدمیوں نے وہاں اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ جاپان والے کہتے ہیں وہ علاقہ ہمارا ہے کیونکہ ہمارے آدمیوں نے وہاں اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ روس والے کہتے ہیں کہ وہ علاقہ ہمارا ہے۔ کیونکہ وہاں ہمارے آدمیوں نے اپنا جھنڈا گاڑا ہے۔ بہرحال وہ خیالی جگہ جہاں ابھی تک آبادی نہیں صرف خیال ہے کہ وہاں کسی وقت آبادی ہو جائیگی ابھی سے حکومتیں اس پر اپنا حق جتا رہی ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ان جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی نہ ہو۔ تاکہ ہم کہہ سکیں کہ یہ علاقہ نہ امریکہ کا ہے نہ جاپان کا ہے۔ نہ ہالینڈ کا ہے نہ روس کا ہے۔ بلکہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علاقہ ہے۔ کیونکہ آپ پر ایمان لانے والوں نے آپ کا جھنڈا وہاں گاڑا ہے۔ اور چونکہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (انعام رکوع ۲۰) یعنی اے محمد رسول اللہ تو لوگوں سے کہدے کہ میری ہر قسم کی عبادتیں میری قربانیاں میری زندگی اور میری موت سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اسلئے جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ پس دنیا میں جو چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنے گی وہ آپ ہی خدا تعالیٰ کی بن جائے گی۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ایسا نہیں جس نے توحید کامل کو قائم کیا ہو اور

خدا تعالیٰ کی حکومت

توحید ہی کے ذریعہ سے دنیا میں آتی ہے۔ صرف منہ سے کہدینا کہ اے خدا تیری بادشاہت جس طرح آسمانوں پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی ہو یہ کافی نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو صرف یہ دعا کی تھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے دکھا دی۔ اور وہ لوگ جو بت پرستی کرتے تھے اور طرح طرح کے عیوب میں مبتلا تھے۔

انہیں پاکیزہ کر کے کامل توحید پر قائم کر دیا یہاں تک کہ وہ لوگ جو دن رات شرک میں مبتلا تھے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ چنانچہ جن لوگوں نے فتح مکہ سے قبل مسلمانوں پر بڑے بڑے سخت ظلم کئے تھے اور ان پر گندے حملے کئے تھے۔ جیسے ہندہ جس نے بعض مسلمان شہیدوں کے کلیجے نکلوا کر انہیں کچا چبا لیا تھا ان کے متعلق

فتح مکہ کے موقعہ پر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ جہاں کہیں ملیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ہندہ بڑی ہوشیار عورت تھی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی بیعت لینی شروع کی تو ہندہ چادر اوڑھ کر ان میں شامل ہو گئی۔ جب آپ نے بیعت لینی شروع کی اور فرمایا کہ کہو ہم زنا نہیں کرینگی چوری نہیں کرینگی۔ شرک نہیں کریں گی تو ہندہ بے اختیار بول اٹھی اور کہنے لگی یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کرینگی۔ آپ اکیلے تھے اور ہم سارا عرب آپ کے مخالف تھے۔ آپ نے توحید کی تعلیم دینی شروع کی اور ہم نے ۳۶۰ دیوتاؤں کی تائید کرنی شروع کی مگر باوجود اسکے کہ سارا عرب آپ کے مارنے پر تلا ہوا تھا آپ اکیلے خدا کیساتھ جیت گئے اور ہم اپنے ۳۶۰ دیوتاؤں کے ساتھ ہار گئے۔ کیا اس کے بعد بھی ہم شرک کر سکتی ہیں۔ وہ چونکہ آپ کی رشتہ دار تھی اسلئے آپ نے اس کی آواز کو پہچان لیا اور فرمایا ہندہ ہے؟ وہ عورت بڑی دلیر تھی اس نے کہا یا رسول اللہ اب آپ کا مجھ پر کوئی اختیار نہیں۔ اب میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکی ہوں اور

خدا تعالیٰ کی پناہ میں آچکی ہوں

اور مسلمان ہونے کی وجہ سے میرے سارے پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اسلام انسان کے سارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اب آپ مجھے میرے کسی پچھلے گناہ کی وجہ سے سزا نہیں دے سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ٹھیک کہتی ہو۔ تو دیکھو وہ عورت جو توحید کی اتنی مخالف تھی کہ مسلمان شہیدوں کے کلیجے دوسروں سے چروا کر چبانے کے لئے تیار ہو جاتی تھی وہ کہتی ہے کہ ہم ایسے بیوقوف تھوڑے ہیں کہ باوجود یہ نمونہ دیکھنے کے کہ آپ اکیلے خدا کے ساتھ غالب آگئے اور ہمارے ۳۶۰ دیوتا باوجود ساری طاقت اور قوت کے اور باوجود سارے عرب کی مجموعی تائید کے ہار گئے پھر بھی ہم شرک کریں گی۔ اب اس کے بعد توحید کا کون انکار کر سکتا ہے تو دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا

یہ کس قدر زبردست نشان تھا

کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیا کہ توحید اور اسلام کے شدید ترین دشمن کلمہ پڑھ کر

اسلام میں داخل ہو گئے۔ اور پھر انہوں نے قربانیوں کے ایسے شاندار نمونے دکھائے کہ ان کی مثال دنیا کے پردہ پر نہیں ملتی۔ وہی ہندہ جو ایک وقت میں کفار کو اکسایا کرتی تھی کہ مسلمانوں پر حملہ کرو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس کا خاوند ابوسفیان اور اس کا بڑا بیٹا یزید حضرت ابوعبیدہ کی امارت میں ایک لڑائی میں شامل ہوئے۔ رومیوں کے ساتھ بڑی سخت لڑائی ہوئی اور ایک وقت ایسا آیا جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ مسلمانوں نے اپنی سواریوں کو روکنے کی بڑی کوشش کی۔ مگر وہ نہ رکیں۔ آخر وہ پیچھے کی طرف دوڑ پڑے۔ جب سپاہی پیچھے کی طرف آرہے تھے تو ہندہ نے مسلمان عورتوں سے کہا کہ آج مردوں کے قدم اکھڑ گئے ہیں

اب وقت ہے

کہ عورتیں اپنی بہادری دکھائیں۔ انہوں نے کہا ہم کس طرح مقابلہ کریں ہمارے پاس تو کوئی ہتھیار نہیں۔ اس نے کہا خیموں کی طنابیں کاٹ دو اور ان کے بانس نکال لو اور بھاگتی ہوئی سواریوں کے مونہوں پر بانس مار کر انہیں پیچھے کی طرف موڑو۔ چنانچہ اس نے خود ایک طناب کاٹ دی۔ اور بانس لے کر عورتوں کے آگے آگے مسلمانوں کے لشکر کی طرف بڑھی۔ ابوسفیان اور اس کا بیٹا یزید بھی بھاگے ہوئے آرہے تھے۔ اس نے ان کی سواریوں کے مونہوں پر بانس مار کر کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ ایک لمبے عرصہ تک تو تم لوگوں نے اسلام کے خلاف لڑائیاں کیں۔ اب

اسلام کی خاطر لڑائی کرنیکا موقع

آیا ہے تو تم دشمن کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر پیچھے کی طرف بھاگ پڑے ہو۔ ابوسفیان نے یزید سے کہا۔ بیٹا واپس چلو۔ دشمن کے تیروں سے زیادہ سخت ان عورتوں کے ڈنڈے ہیں۔ چنانچہ اسلامی لشکر واپس ہوا اور اس نے دشمن کے لشکر پر فتح پائی۔

تو دیکھو اسلام لانے کے بعد ان لوگوں میں خدا تعالیٰ نے کیسا تغیر پیدا کر دیا کہ وہی ہندہ جو مسلمانوں کے خلاف مشرکین کو ابھارا کرتی تھی اور اسلام کی شدید دشمن تھی۔ اسلام کی خاطر لوگوں کو ابھارنے لگی اور اس نے اپنے خاوند اور اپنے بیٹے کی سواریوں کے مونہوں پر ڈنڈے مار کر انہیں واپس لوٹا دیا۔

تو میں رؤیا میں اس مجمع کو جو

میں وہاں دیکھتا ہوں

کہتا ہوں کہ اپنے ہاتھوں میں اسلام کے سیاہ جھنڈے لیکر باہر نکل جاؤ۔ اور جس طرح پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے اسلام کے جھنڈے دنیا کے ہر کونہ میں لہرا دیئے تھے اسی طرح تم بھی اسلام کے جھنڈے دنیا کے تمام کونوں میں لہرا دو۔ گویا یہ رؤیا میری پہلی رؤیا کی ایک تشریح ہے۔

یہ کام ہے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے تم اس کام کو جلد سے جلد پورا کرو۔ اور

اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلاؤ

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وقف جدید کی تحریک پر ابھی بہت کم وقت گذرا ہے مگر وہ نتائج جو اب تک وقف جدید کے نکلنے چاہئیں تھے ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں نکلا۔ ہم تو یہ خیال کر رہے تھے کہ یہ لوگ جو نہایت قربانی اور اخلاص سے آگے بڑھے ہیں ان کی باتوں میں اور ان کے کام میں اس قدر برکت ہوگی کہ وہ رشد و اصلاح اور تعلیم کے کام کو مہینوں میں لاکھوں اور کروڑوں افراد تک پہنچا دیں گے۔ مگر اب تک اس تحریک کے شاندار نتائج نکلتے نظر نہیں آتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتیں حاصل ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اس کو پورا کر سکتا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ سے

دعا کرنی چاہیئے

کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو بار آور کرے اور ہماری پیدائش کی غرض اور سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض کو ہمارے ہاتھوں سے جلد سے جلد پورا کرے اور ہم اسلام کے جھنڈے دنیا کے کناروں تک گاڑ دیں تاکہ قیامت کے دن ہم بھی سرخرو ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سارے نبیوں کے سامنے اپنا سینہ تان کر اپنی فضیلت اور برتری کا اظہار فرمائیں اور ان سے کہیں کہ دیکھو تمہاری قوموں نے تو شرک سے ساری دنیا کو بھر دیا تھا مگر میری قوم نے ہر جگہ

توحید کا جھنڈا گاڑ دیا

اور لوگوں کو خدائے واحد کے آستانہ پر لا ڈالا۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہوگی اور اس کی وجہ سے ہم

قیامت کے دن

خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکتے ہیں +

سیرالیون کے چند احمدی احباب کا قابلِ قدر اخلاص

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون مغربی افریقہ - بتوسط وکالت تبشیر)

سیرالیون کے طول و عرض میں اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے کم و بیش ستر احمدیہ جماعتیں ہیں اور گو احمدی احباب کی اکثریت عموماً غریب طبقہ میں سے ہے۔ لیکن باوجود مذہبی تعلیم کے کم ہونے کے ان میں کافی تعداد ایسے احباب کی موجود ہے جن کو اللہ تعالےٰ نے اسلام اور احمدیت کے ساتھ غیر معمولی وابستگی اور اخلاص عطا کیا ہے اور وہ بعض ایسی ایسی قربانیاں اسلام کی محبت اور اس کی اشاعت کے جوش میں کرتے رہتے ہیں کہ ان میں ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی قربانیاں اور جوش و اخلاص کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور جنہیں دیکھ کر ایک حقیقت پسند اور خدا ترس انسان کے لئے اس امر میں کوئی شک شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام یقیناً حضرت سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض و برکات کے وارث اور آپ کے بروز و خلیفہ ہیں۔ یہی تو آپ کی جماعت میں داخل ہونے والوں میں ایسے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہیں جن کے اعمال اور قربانیاں پہلے اور اولین مسلمانوں سے ملتی جلتی رہیں۔

سیرالیون میں احمدیت کی مخالفت

سیرالیون کے احمدی احباب میں کثرت سے ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں جنہیں محض احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے شدید قسم کی جسمانی سزائیں اور تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ وطنوں سے بے وطن کر دیئے گئے۔ ملازمتوں سے علیحدہ کر دیئے گئے جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور والدین اور رشتہ داروں نے گھر سے نکال کر بے گھر اور بے سر و سامان کر دیا۔ لیکن ان سب ابتلاؤں اور صبر آزما تکالیف کے باوجود احمدی اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے بلکہ بعضوں نے ابتلاؤں اور امتحانات کی بھٹی میں پڑ کر اخلاص اور استقامت میں مزید ترقی کی اور نہ صرف خود ثابت قدم رہے بلکہ اپنے نمونہ و تبلیغ سے نئے لوگوں کو حلقہ بگوش احمدیت کیا۔

بعض پیراماؤنٹ چیفوں نے احمدیوں کو اپنی ریاست سے محض احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے نکال دیا گو بعد میں اعلےٰ افسران سے اپیلیں کرنے سے ایسے احکام منسوخ ہو گئے۔ بعض کی جائیدادیں اور باغات ضبط کر لئے گئے۔ بعض والدین نے اپنے لڑکوں کو عاق کر دیا۔ بعض احمدیوں کی آنکھوں میں باریک مرچیں ڈال کر انہیں نہ صرف دھوپ میں کھڑا کیا گیا بلکہ مجبور کیا گیا کہ سورج کی طرف منہ کر کے آنکھیں کھولے رکھیں۔ اور نہ کھول سکنے کی صورت میں ان کے چیف کی لوکل پولیس کے آدمی انہیں مارتے پیٹتے رہے۔

ایک احمدی نوجوان مسمی عثمان پاٹے ماہ اور اس کا چھوٹا بھائی احمدی ہونے سے قبل ایک افریقن سوسائٹی کے ممبر تھے۔ ایک احمدی دوست کی تبلیغ سے وہ احمدی ہو گئے اور سابقہ مشرکانہ رسوم و بدعات چھوڑ کر انہوں نے اسلام کو اپنا لیا اور اسلامی طرزِ رہائش اختیار کر لی۔ اور اس ملکی سوسائٹی کے مشرکانہ قواعد اور ان کے مقدس جنگل یا Bush میں جا کر مشرکانہ رسوم ادا کرنے اور ان کے ساتھ شامل ہو کر جنگل میں رقص وغیرہ کرنے سے معذوری کا اظہار کیا جس پر سوسائٹی کے سرکردہ لوگوں کی طرف سے انہیں بہت زد و کوب کیا گیا اور جبراً جنگل میں لے جانے کی کوشش کی گئی۔ علاقہ کا چیف چونکہ ایسی سوسائٹیوں کا ہیڈ ہوتا ہے اس لئے اس نے بھی ان نوجوانوں کی ایک نہ سنی۔ انہیں قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ ان کی جائداد (کافی اور کوکو کے باغ) ضبط کر لئے گئے اور لوکل چیف کے حکم سے گاؤں کے باہر سوسائٹی کی مقدس Bush کے پاس ایک گہرا گڑھا کھود کر ان دونوں احمدی نوجوانوں کو اس میں کھڑا کر کے کمر تک مٹی ڈال دی گئی اور چاول کوٹنے والے ڈنڈے کے ساتھ ان کے ارد گرد مٹی کو کوٹا گیا اور ۴۸ گھنٹے تک اس حالت میں رکھا گیا تاکہ وہ احمدیت سے توبہ کر کے سوسائٹی کے ممبر رہ سکیں۔ گو ان کی ایک رشتہ دار عورت درختوں میں چھپ کر خفیہ طور پر انہیں کھانا دیتی رہی۔ اس قسم کی شدید تکلیف کے باوجود ان دونوں نوجوانوں نے اسلام اور احمدیت سے بیزاری کا اظہار کرنے یا مرتد ہونے کی بجائے علی الاعلان سوسائٹی والوں کو کہہ دیا کہ بے شک انہیں قتل کر دیا جائے یا مار دیا جائے مگر وہ اپنا مذہب نہیں چھوڑیں گے اور اس سے کبھی انکار نہیں کریں گے۔ جب ہمیں "بو" میں اس امر کا علم ہوا تو فوراً ضلع کے ڈی سی کو اطلاع کر کے شکایت کی گئی۔ مگر ان نوجوانوں کی غریبانہ حیثیت اور ریاست کے چیف کے اثر و رسوخ کی وجہ سے یورپین ڈی سی نے انصاف سے کام نہ لیا اور صرف اس قدر سفارش کی کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور ہمیں ذیل کے الفاظ میں جواب دیا۔

"I have received your letter of 5th January 1955 and have made thorough investingation. The two persons in question are members of the Native Porow Society and if they break the traditional society laws, whether or not they have subsequently taken the Muslim, Christian or any other faith, they cannot avoid the consequences."

A.F. David
District Commissioner

یہ مقدمہ بعد میں کافی دیر چلتا رہا ریاست کے پیراماؤنٹ چیف نے بعض محض بیہودہ الزامات اور جھوٹی گواہیوں کی بناء پر ان دونوں نوجوانوں کو چھ ماہ کی قید کی سزا دی۔ ہم نے ڈی سی اور بعد میں پراونشل کمشنر کے پاس اپیل کی جس پر یہ سزا چھ ماہ سے دو ماہ بامشقت کر دی گئی جو ان غریب مظلوم احمدیوں کو بھگتنی پڑی۔ حالانکہ درحقیقت ان کا کچھ بھی قصور نہ تھا۔ اور اس مقدمہ کا پس منظر سوائے احمدیت سے تعصب و عناد کے اور کچھ نہ تھا۔

اس کے بعد بھی ان دونوں نوجوانوں کو مخالفین کی طرف سے محض حسد اور بغض کی وجہ سے تقریباً ایک سال تک جھوٹے الزامات لگا لگا کر اور بیہودہ قواعد و رسوم کی آڑ میں تکالیف و مصائب کا نشانہ بنائے رکھا گیا۔ اور ٹاؤن چیف انہیں گاؤں کی عام صفائی اور دیگر مشترکہ شہری کاموں کے لئے متعدد بار ناجائز اور غیر منصفانہ طور پر استعمال کرتا رہا اور ان کے معمولی انکار پر چیف اور ڈی سی کے پاس جھوٹی شکایت پہنچائی جاتی کہ یہ احمدی لوگ ہماری لوکل گورنمنٹ نہیں مانتے۔ اور تعاون و اطاعت نہیں کرتے۔ آخر ایک سال کے بعد سابق ڈی سی بدل گیا اور اس کے ساتھ ہی نئے ڈی سی آنے سے حالات بھی بدل گئے اور ۱۹۵۵ء میں اس علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف بری طرح بیمار ہو کر ذلت کی موت مر گیا۔ اور اس کے بعض ایسے راز کھلے کہ اب اس کی فیملی کے بارے میں غور ہو رہا ہے کہ کیوں نہ اس خاندان کا رائل خاندان کہلانا منسوخ کر دیا جائے۔

جماعت کا قیام اور نئی مسجد احمدیہ

اللہ تعالےٰ کسی کے اخلاص اور قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ ان دونوں نوجوانوں کا ایمان اور استقامت اللہ تعالےٰ کو پسند آئی اور اس کی درگاہ میں قبول ہو گئی اور اب اللہ تعالےٰ نے انہیں کے ذریعہ اسی گاؤں میں جہاں کہ مشرک سوسائٹی کا اس قدر زور تھا پندرہ بیس افراد کی ایک مخلص جماعت قائم کر دی ہے جہاں کہ ہمارے مبلغ مکرم مولوی محمود احمد صاحب ایک دو مرتبہ دورہ بھی کر چکے ہیں اور دیگر لوکل مبلغ بھی اب وہاں آزادی سے جاتے رہتے ہیں گو یہ گاؤں ہیڈ کوارٹر سے کافی دور پہاڑیوں میں واقعہ ہے ۱۹۵۵ء میں انہوں نے ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد بھی تعمیر کر لی ہے جس میں اب جماعت باقاعدہ پانچ وقت نماز ادا کرتی ہے۔ یہ نوجوان جن کا اوپر ذکر ہوا ہے ہر سال ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرتے ہیں اور اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں وہ حسبِ دستور اپنے ایک اور بھائی کے ساتھ ایک ماہ کے لئے طوعی تبلیغی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اور بغیر کسی معاوضہ کے اپنا کاروبار چھوڑ کر اپنے وطن سے دور میرے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق تبلیغی مہم پر گاؤں بگاؤں پیدل پھر رہے ہیں اور ابھی دو گھنٹے ہوئے ہیں کہ ان کا

ایک دستی خط ملا ہے کہ اس وقت وہ فلاں مقام پر ہیں اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اور کہ ایک گاؤں مسمی "ماندو" میں انہوں نے دو دن قیام کرکے خوب تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں تقریباً ۲۰ افراد احمدیت قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور باقاعدہ ان کے ساتھ نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ ان کی "بو" میں واپسی پر مزید حالات معلوم کرکے وہاں انشاء اللہ پاکستانی مبلغ روانہ کیا جائیگا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور کامیابی عطا کرے۔

گو یہ سوسائٹی والا واقعہ آج سے تین چار سال قبل کی بات ہے اور اس کا ذکر پہلے نہیں آیا۔ لیکن چونکہ یہ نہایت اہم واقعہ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک خاص ورق ہے۔ اور چونکہ ان دونوں نوجوانوں میں سے ایک اس وقت بھی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک ماہ کے لئے تبلیغ اسلام میں مصروف ہے اس لئے ضمناً اس امر کا تفصیل سے ذکر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔

سیرالیون میں احمدیت کی ۲۰ سالہ تاریخ میں اس قسم کے کئی ایمان افروز واقعات ہوئے ہیں۔ جنہیں جمع کرکے انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائے گا تاکہ دوسرے لوگوں کے لئے نشان اور نمونے اور ازدیاد ایمان کا موجب ثابت ہوں۔

اس وقت میں جس غرض کے لئے یہ نوٹ لکھنے بیٹھا تھا وہ جیسا کہ اوپر کے عنوان سے ظاہر ہے ذیل کے مخلص احباب کے بعض حالات کا ذکر کرکے دعا کی تحریک ہے۔ کیونکہ یہ ان چند احباب میں سے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے سیرالیون احمدیہ مشن کی خاص اعانت اور سرپرستی کی سعادت بخش رکھی ہے

۱۔ مسٹر علی روجرز آف کسّی ٹاؤن بو

یہ ایک ناخواندہ مگر نہایت مخلص اور سیرالیون کے السابقون الاولون احمدیوں میں سے ہیں۔ گو مالی لحاظ سے ایک معمولی تاجر ہیں۔ مگر ان کا معمول ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی وقت انہیں غیر معمولی طور پر وسعت عطا کرتا ہے تو اس کا اکثر حصہ وہ بلا تامل سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دے دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ ایسا کرنے سے ان کی تجارت اور سرمایہ کو بظاہر غیر معمولی دھکا لگتا ہے اور ان کے غیر احمدی بھائی اور رشتہ دار ان سے سخت ناراض ہوتے ہیں۔

انہوں نے اپنا ایک وسیع مکان ۱۹۵۴ء میں مشن کی لائبریری ریڈنگ روم اور ورکشاپ کے لئے پیش کیا تھا۔ جس میں اب لائبریری قائم ہے اور سینکڑوں لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۹۵۶ء میں علاوہ عام چندوں کے ۵۰۰ پونڈ نقد احمدیہ پریس خریدنے کے لئے انہوں نے مشن کو پیش کیا گو ان کا ارادہ چیف قاسم صاحب کی طرح ایک ہزار پونڈ پیش کرنے کا تھا مگر بعد میں ان کے حالات نے اجازت نہ دی۔ اسی طرح ۱۹۵۷ء میں انہوں نے اپنا وہ مکان جس میں یہ رہائش رکھتے تھے وہ بھی احمدیہ پریس قائم کرنے کے لئے مشن کے نام ہبہ کر دیا۔ حالانکہ اس وقت ان کی اپنی رہائش اور بود و باش کے لئے کوئی دوسرا مکان ان کے پاس نہیں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی رہائش کے لئے ایک بہت اچھا پکّا دو منزلہ مکان بنانے کی توفیق دے دی ہے۔ جس میں اب وہ رہائش پذیر ہیں۔ اسی طرح مسٹر روجرز صاحب سات سال تک متواتر ہر سال ایک ایک ماہ وقف کرکے تبلیغ کے لئے جاتے رہے ہیں۔ اب کسی قدر بوڑھے اور کمزور صحت ہو جانے کی وجہ سے نہیں جا سکے اس کے علاوہ مشن پر ایک مقدمہ جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے کے سلسلہ میں ۱۹۵۵ء میں انہوں نے مقدمہ کے اخراجات کے لئے ۱۰۰ پونڈ امداد کے طور پر نقد پیش کیا تھا۔

سلسلہ کے دیگر تمام کاموں میں اور ہنگامی امور اور مشکلات کے وقت یہ دوست مشن کے ہمیشہ دست راست رہے اور رہتے ہیں اور ہر تحریک اور قربانی کے موقعہ پر دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیز موصی بھی ہیں۔ اور نہ صرف تہجد گزار ہیں بلکہ بو احمدیہ مسجد میں عموماً صبح کی اذان بھی دیتے ہیں

انہوں نے حال ہی میں اپنے خرچ پر مکرم محترم الحاج نذیر احمد علی مرحوم رضی اللہ عنہ کی قبر کی درستی اور اس کے اردگرد چاردیواری بھی بنوائی ہے۔ اور قادیان میں مقبرہ بہشتی کی چاردیواری تعمیر کرنے کی تحریک میں بھی نمایاں حصہ لے کر کافی رقم قادیان ارسال کی تھی

۲۔ پیرامونٹ چیف ناصر الدین گامانگا

مکرم چیف ناصر الدین گامانگا جے پی ریاست باجے بو کے پیرامونٹ چیف ہیں۔ مکرم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عیسائیت سے مسلمان ہوئے تھے۔ محکمہ زراعت میں ایک معمولی کلرک تھے بعد میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے اپنی ریاست کے پیرامونٹ منتخب ہوئے۔ انتخاب ہونے سے ایک ہفتہ قبل خاکسار کی تار کے جواب میں حضور کی طرف سے خط آیا تھا کہ "ہم نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے"۔ چنانچہ سات امیدوار تھے۔ جن میں سے انہیں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔

آپ سلسلہ سے ہمیشہ دلچسپی اور اسلام اور احمدیت کے لئے غیرت اور محبت رکھنے والے احمدی نوجوان ہیں اور اپنے ملک میں احمدیت کے نفوذ و ترقی کے بے حد خواہاں ہیں۔ ملک کے چیفوں اور سرکردہ لوگوں اور لیڈروں میں بہت مقبول ہیں۔ اور نیک شہرت کے مالک ہیں پانچ سال تک لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے ہیں۔ انہیں سیرالیون میں ایک اعلیٰ اور وسیع پیمانہ پر ایک عربی مشنری سکول اور کالج کھولنے کا بہت شوق ہے اور اس کی بہت ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ جس کے قیام اور اخراجات کے لئے انہوں نے حال ہی میں اپنی طرف سے جماعت سیرالیون کو ۱۵۰/- پونڈ پیش کئے ہیں۔ اور اب تمام احمدی جماعتوں میں مزید چندہ کی اپیل کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اسلام کے اس ملک میں استحکام اور اشاعت کے لئے ایسے عربی اور دینی سکولوں کا مضبوط طور پر قائم ہونا نہایت ضروری ہے۔

گذشتہ سال بھی انہوں نے مشن کی امداد کے طور پر اور مشن کے بعض افراد کے پاکستان سے سفر خرچ کے سلسلہ میں ۳۵۰/- پونڈ پیش کئے تھے۔ باوجود گورنمنٹ کے بعض افسران کی شدید مخالفت کے اپنے قصبہ میں احمدیہ سکول جاری کرنے کے لئے اب تک گورنمنٹ سے لڑ رہے ہیں اور اسی غرض کے لئے ایک وسیع ٹکڑا زمین اپنے قصبہ میں وقف کر رکھا ہے سیرالیون گورنمنٹ کے پروڈیوس اینڈ مارکٹنگ بورڈ کے ممبر ہونے کی وجہ سے ہر سال گورنمنٹ کی طرف سے انگلینڈ جاتے ہیں اور باقاعدہ ہمارے لنڈن مشن بھی تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں کے مبلغین اور دیگر احمدی احباب سے ملتے جلتے ہیں۔ نہ صرف باقاعدہ چندہ دینے والے اور نمازوں کے پابند ہیں بلکہ سنا گیا ہے کہ تہجد بھی باقاعدہ ادا کرتے ہیں اور ملکی رسوم میں بہت کم حصہ لیتے ہیں خصوصاً جو اسلام کی تعلیم کے برعکس ہوں

۳۔ سیکشن چیف قاسم کامانڈا

چیف قاسم کامانڈا وانڈو چیفڈم کے "باڈو مال سیکشن" کے سیکشن چیف ہیں۔ احمدی ہونے سے قبل احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ اپنی ماتحت رعایا کو احمدیت میں داخل ہونے سے منع کرتے اور اپنا احمدی ہونا اسی طرح ناممکن قرار دیتے رہے ہیں۔ جتنا کہ ان کے گاؤں سے گذرنے والا سیرالیون کے دوسرے بڑے دریا "سووا" کا الٹا بہنا شروع ہو جانا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد میں انہیں ہدایت دے دی اور وہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جس کا تفصیلی ذکر پہلے کئی بار شائع ہو چکا ہے اب انہوں نے اپنے گاؤں میں نہ صرف ایک احمدیہ مسجد بنوائی ہے۔ بلکہ مشن ہاؤس اور سکول کے لئے بھی زمین ریزرو کر رکھی ہے۔

حال ہی میں انہوں نے ایک پاکستانی مبلغ کا سفر خرچ اس خواہش پر ادا کیا ہے کہ ایک مبلغ ان کے گاؤں اور علاقہ کے لئے مخصوص کر دیا جائے جو وہاں کے دارالتبلیغ مسجد اور سکول وغیرہ کا انچارج ہو مبلغ اور مشن کے current اخراجات کی بھی انہوں نے ذمہ داری لی ہے ان کے خاندان کے اکثر افراد اور ان کے لڑکے غیر احمدی یا عیسائی ہیں اور بعض احمدیت کے بہت مخالف ہیں حتیٰ کہ ان کے بڑے لڑکے نے ابھی سے باپ کو چیلنج دیا ہے کہ ان کے مرنے پر وہ ان کا جنازہ مسجد کی بجائے گرجا میں لے جائیں گے اور قبر پر صلیبی مقبرہ بنائیں گے۔ کیونکہ وہ لڑکا متعصب عیسائی ہے۔ اسی قسم کے خطرات کی وجہ سے چیف قاسم صاحب کی خواہش ہے کہ احمدی مبلغ ان کے علاقہ میں مستقل طور پر رہے تاکہ وہاں اسلامی اثر و نفوذ اور اسلامی ماحول پیدا ہو جائے اور ان کے خاندان کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو۔

چیف قاسم اب اس سال اپنے ایک غیر احمدی مسلمان بیٹے کو ساتھ لیکر حج کو جا رہے ہیں اور انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ جانے کی دعوت دی ہے اور میرے ایک اور دوست یہاں کے لوکل احمدی افریقن مبلغ جن کے ذریعہ انہیں احمدیت سے وابستگی اور محبت پیدا ہوئی ہے۔ دونوں کا ہوائی جہاز کے ذریعہ آمد و رفت کا سفر خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ (باقی)

خلافت کی اہمیت

(از منور احمد صاحب ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ڈیوہ)

اسلام کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ مسلمانوں نے جتنی شان و شوکت اور ترقی خلافت کے عہد میں حاصل کی وہ کسی اور عہد میں انہیں نصیب نہیں ہوئی بے شک حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے عہد میں خطرناک قسم کے فتنے اٹھے۔ لیکن جب تک ان مقدس ہستیوں کا وجود قائم رہا فتنوں پر برکتیں غالب آتی رہیں۔ اور اسلام کا سکہ منافقوں اور دشمنوں کی مخالفت کے باوجود ایک دنیا پر مسلط رہا۔ لیکن جب مسلمانوں نے اپنی بدبختی سے خلافت کے جوئے کو اپنے کندھوں سے اتار پھینکا تو ان کی حالت شہاب ثاقب کے گرے ہوئے ان پتھروں کی مانند ہو گئی جو بظاہر تو بڑے بوجھل نظر آتے ہیں مگر حقیقتاً ستاروں کے نور سے خالی ہوتے ہیں۔

آج بھی دنیا میں مسلمانوں کی کئی حکومتیں ہیں۔ لیکن ان حکومتوں کی حالت کو دیکھکر رونا آتا ہے کیونکہ یہ حکومتیں نہیں بلکہ کسی درخت کی کٹی ہوئی مختلف شاخیں ہیں جو تنے سے کٹ کر علیحدہ ہو چکی ہیں۔ درخت کا یہی تنا جو کسی زمانہ میں اتنا بار آور ہوا تھا کی شاخیں قیصر و کسریٰ کے تخت کو چھو رہی تھیں۔ آج بے جان صورت میں پڑا ہے۔ یہی وہ درخت تنہ ہے۔ جو اپنی شاخوں کو کبھی زندگی کا پانی دیا کرتا تھا۔ اگر یہ زندگی کا پانی جس کا نام خلافت ہے مسلمانوں میں موجود ہوتا تو یہ بات یقینی ہے کہ آج دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کی حالت یہ نہ ہوتی جو آج ہے وہ برکتیں جو آسمانی عطیے کے طور پر ہماری دعاؤں کے نتیجے میں نمودار ہوتی ہیں۔ وہی درحقیقت قوم کے اندر بنیان المرصوص کی بنیاد پیدا کرتی ہیں اور بنیان المرصوص کا تعلق امامت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ دلوں کو آپس میں جوڑنے والا اور قوم کی رسی کو مضبوط کرنے والا وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو نہ صرف قوم کا معتمد ہو۔ بلکہ قوم کو بھی یقین ہو کہ اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

وما رمیت اذ رمیت
ولکن اللہ رمیٰ

یعنی یہ تیر تو نے نہیں چلایا۔ تیرے ہاتھوں نے نہیں چلایا۔ بلکہ یہ خدا کے ہاتھوں نے چلایا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ قول واضح کرتا ہے کہ جس جماعت میں امام یا خلیفہ موجود ہے۔ اس پر خدا کا سایہ ہے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بچوں کی کمزوریوں کو اپنے دامن میں چھپا لیتا ہے۔ اور ان کی پرورش کے سامان کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی ایسی جماعت کی نگہبانی خود فرماتا ہے اور اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے ذریعے جماعت کو آلام و مصائب سے نجات دلا کر ترقی کی منازل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ خلافت نبوت کا پرتو ہے۔ یعنی نبوت کے بعد خلافت ہی قائمقام ہوتی ہے جو وہ برکتیں جو نبوت کے وجود سے وابستہ ہیں وہ خلافت کے عہد میں ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ ان کا سلسلہ اس وقت تک چلتا رہتا ہے۔ جب تک کہ خلافت زندہ رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ نبی کی وفات کے بعد اپنے دین کی بقاء کی خاطر دین سے محبت رکھنے والے لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیتا ہے۔ لیکن بعض ناعاقبت اندیش لوگ جنہیں دین سے کوئی غرض نہیں ہوتی وہ اس ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی بجائے اسے کاٹ دینے کی فکر کرتے ہیں۔

آج مسلمانوں کو خدا نے ان کی ایک لمبی بے چارگی کے بعد پھر اپنی اس عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے وقت پر آمد اور آپ کے بعد جماعت میں خلافت کا قیام ترقی کی منزل کی طرف پہلا قدم ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے آج ہم میں وہ موعود خلیفہ موجود ہے۔ جس کے متعلق آج سے بہت عرصہ پہلے خدا کے کئی نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔

کاش! مسلمان آج بھی خلافت کی قدر و قیمت کو جان جائیں۔

اعلان نکاح

امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت عزیزالدین صاحب سکنہ کرونڈی ضلع خیرپور سندھ کا نکاح میاں محمد جمال صاحب ابن منشی محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ قادیان دارالامان حال چنیوٹ بعوض حق مہر مبلغ سات سو روپیہ ۷۰۰/- محترم مولوی عبدالحق صاحب نو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی نے پڑھا کر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے جانبین کے لئے مفید و بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کیلئے صدقہ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے مورخہ ۲۵ کو ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

یہ تفسیر کس کی ہے؟

عرصہ ہوا خاکسار کو حیدرآباد اسٹیشن سے ایک تفسیر مملوکہ غلام رسول صاحب سابق ممبر فرقان فورس کی ملی تھی۔ خاکسار نے جلسہ پر بھی اعلان کر دیا تھا لیکن کوئی صاحب لینے کے لئے نہیں آئے۔ جن صاحب کی یہ تفسیر ہو وہ نشانی بتا کر معہ اپنے دیگر ضروری کاغذات کے جو اس میں محفوظ ہیں مجھ سے لے سکتے ہیں

مرزا اعظم بیگ اقبال روڈ ٹنڈو آدم سندھ

شکریہ احباب و درخواست دعا

احباب کرام اور امراء جماعتہائے مغربی پاکستان کی طرف سے عیادت اور میری صحت کی دعا کے محبت اور خلوص بھرے خطوط موصول ہوئے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ان پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے۔ اگرچہ میری اصل بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ تو نہیں مگر عام صحت پر ضرور اثر ہے۔ پہلے جو کروٹ نہیں لے سکتا تھا اب بغیر تکلیف محسوس کئے ہر دو اطراف گھنٹہ آدھ گھنٹہ لیٹ سکتا ہوں رات کو بغیر خواب آور دوائی کے استعمال کرنے کے اچھی گہری نیند آ جاتی ہے۔

قادر مطلق خدا جو رب الورٰی۔ مالک خالق رازق اور مشکل کشا ہے احباب کرام کی دعاؤں سے اصل بیماری بھی رفع کر دے گا۔ اور انشاء اللہ وہ دن بھی لائے گا کہ پوری صحت کی حالت میں اپنے احباب سے ایک مدت مدید کے بعد ملاقات کر سکوں۔ آمین

حسبنا اللہ نعم المولا ونعم النصیر

ملک عزیز احمد عفی عنہ
ڈیو نو السس پورن نگر سیالکوٹ

تصحیح

الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۵۸ء میں شریفاں بی بی زوجہ چوہدری شوکت علی صاحب کا نمبر وصیت غلطی سے ۸۵۹۸ چھپا ہے۔ اصل نمبر وصیت ۸۵۷۴ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار چند یوم سے مخنہ ورم ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

قاضی نذر محمد خادم چک چٹھہ

(۲) خاکسار امسال آرکیٹیکچر کے پہلے سالانہ امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

سردار منیر احمد
نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

(۳) میرا شوہر کئی روز سے پیٹ کے درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

خدیجہ ناصر شیخ پور

(۴) میرا چھوٹا بھائی عزیز نیاز احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب فرمائے۔ آمین

محمود احمد علی پور

(۵) میرے بھائی عبدالسلام کا جگر میں پھوڑے کا میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رحمت اللہ از لاہور

(۶) خاکسار اور مقبول احمد امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں احباب کرام ہماری اور دیگر کلاس کے تمام طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مبشر احمد ابن چوہدری لال دین صاحب مرحوم۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۹۰۹:۔ میں محمود نواز ولد چوہدری شاہ نواز صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت اپنی فرم شاہ نواز لمیٹڈ میں کام کر رہا ہوں۔ جس کے بدلہ میں مجھے ماہانہ سات سو پچاس روپے کی رقم ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر میں اور کوئی جائداد بھی پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب محترم زندہ ہیں میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد:۔ محمود نواز بذریعہ شاہنواز وکٹوریہ روڈ کراچی

گواہ شد:۔ مرزا محمد لطیف شاھد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ شاہ نواز معرفت شاہ نواز لمیٹڈ کراچی نمبر ۳

نمبر ۱۴۹۲۷ میں چوہدری مسعود احمد ولد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں، میں اس وقت اپنی آمد پر گزارا کرتا ہوں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ میری اس وقت تنخواہ مبلغ ۸۰/- روپے ہے۔ اس کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ہوگی۔

میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کا ترکہ جائیداد کی صورت میں ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں

العبد:۔ چوہدری مسعود احمد

گواہ شد:۔ ماسٹر حمید احمد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الکریم مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ۔

نمبر ۱۴۹۳۰:۔ میں امۃ الباری بنت چوہدری شاہ نواز صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی معرفت شاہ نواز وکٹوریہ روڈ کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میں طالب علم ہوں مجھے ۱۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کراتی رہوں گی۔

۲۔ زیورات اندازاً قیمت ڈیڑھ ہزار روپیہ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس پر بھی ۱/۱۰ کی وصیت حاوی ہوگی۔ چوڑیاں طلائی دس تولے انگوٹھیاں تین عدد ۱/۲ ۱ تولہ سیٹ (بندے۔ نکلس۔ انگوٹھی) ۴ تولے کل ۱/۲ ۱۵ تولے زیورات ہیں۔ اگر مجھے ورثاء کی طرف سے کوئی رقم ملے یا میں از خود پیدا کروں۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۳) نقد میرے پاس چودہ سو روپیہ ہے اس کی بھی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ امۃ الباری معرفت شاہ نواز لمیٹڈ کمپنی

گواہ شد:۔ مرزا محمد لطیف شاھد مربی سلسلہ۔ کراچی

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم وینس انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ نعیل کراچی

نمبر ۱۴۹۳۱ میں امۃ الحی بنت چوہدری شاہ نواز صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی شاہ نواز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میں طالب علم ہوں۔ مجھے ۱۴۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں

۲۔ نقد دو ہزار روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

۳۔ زیورات اندازاً دو ہزار روپیہ جن کی تفصیل یہ ہے چوڑیاں طلائی دس تولے۔ ایک کڑا۔ ۵ تولے انگوٹھیاں تین عدد ۱/۲ ۱ تولہ۔ بندے ۲ تولے۔ کل میزان ۱/۲ ۱۸ تولے اور مندرجہ نقد دو ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ آمدن ۱۴۰/- روپے کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر مجھے ورثاء کی طرف سے کوئی اور جائیداد ملے یا میں خود پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ حاوی ہوگی۔ کمی بیشی آمدن وجائیداد کی اطلاع کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ ربوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

الامۃ امۃ الحی معرفت شاہ نواز لمیٹڈ کمپنی کراچی۔

گواہ شد مرزا محمد لطیف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ کراچی

گواہ شد۔ محمد ابراہیم وینس انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ نزیل کراچی

نمبر ۱۴۹۳۴: میں امۃ الحی زوجہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ سابق صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ زیور قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ

۲۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی آمد یا جائیداد نہیں۔ میں اس دو ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر میری کوئی جائداد ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ امۃ الحی اہلیہ میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گواہ شد محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی ربوہ

گواہ شد محمد یوسف محرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نمبر ۱۴۹۴۱:۔ میں فرخندہ اختر زوجہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۵ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں (۱) حق مہر ۵۰۰۰/- روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ لیکن میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کے ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں جو زندگی میں ادا کر دوں گی انشاء اللہ۔

(۲) جیب خرچ مبلغ پچاس روپے ماہوار صرف اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کراتی رہوں گی۔

(۳) زیورات جن کی اندازاً قیمت ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جن کی تفصیل یہ ہے چوڑیاں طلائی ۶ تولے۔ انگوٹھیاں دو عدد ایک تولہ کانٹے جوڑی ایک عدد ایک تولہ کانٹے ایک جوڑی دو تولے۔ نکلس ۳ تولے۔ کل سونا ۱۳ تولے۔ اگر میں اور جائداد پیدا کروں یا میرے ورثاء کی طرف سے کوئی رقم مجھے ملے تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس جائداد کے علاوہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ فرخندہ اختر

گواہ شد مرزا محمد لطیف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ کراچی گواہ شد محمد ابراہیم وینس انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ نزیل کراچی

نمبر ۱۴۹۳۶ میں حمیدہ بیگم زوجہ عبد الحی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز زیور طلائی ۹ تولہ قیمتی ۹۰۰/- ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد بشارت احمد بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ۔ گواہ شد عبد الحی دوکاندار غلہ منڈی ربوہ خاوند موصیہ میں بحیثیت موصیہ کے خاوند ہونے کے رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ عبد الحی بقلم خود

IF YOU ARE INTERESTED IN LITERATURE ON

ISLAM & OTHER RELIGIONS

PLEASE, WRITE TO

The Oriental & Religious Publishing Co. Limited, Rabwah.

A BRIEF LIST OF

Our PUBLICATIONS

IS GIVEN BELOW:

1. **English Translation of The Holy Quran** with Arabic Text and a General Introduction by the Head of the Ahmadiyya Community. ... 15 0 0
2. **German Translation of the Holy Quran** with Arabic Text and General Introduction. ... 10 0 0
3. **Dutch Translation of the Holy Quran** with Arabic Text and General Introduction. ... 10 0 0
4. **The Holy Quran Vol. II (Part II to 15)** withe English Translation & Commentary ... 10 0 0
5. **Existence of God** by Maulawi Abdul Karim ... 0 6 0
6. **Why I Believe in Islam** by Hazrat Khalifa-tul Masih II. ... 0 4 0
7. **Sinless Prophet** by Maulawi Abdul Karim. ... 0 6 0
8. **Muhammad, the Liberator of Women** by Hazrat Khalifa-tul-Masih II. ... 0 3 0
9. **Prophethood in Islam** by Mohammad Hakim Khan & M. I. Saqi H. A. ... 0 10 0
10. **Message of Ahmadiyyat** by Sir Mohd. Zafr-ullah Khan. ... 0 3 0
11. التعلیم **(Arabic)** Extracts from the Teaching of the Promised Messiah. ... 0 5 0
12. تحفہ بغداد (Arabic) by the promised Messiah ... 0 8 0
13. **Attitude of Islam towards the Theory & Practice of Communism** by A.R. Dard M.A. *bound Re. 1, unbound* 0 12 0
14. **A Western Woman's Views on Islam** by Miss Mary Part. ...
15. **A Review of Christianity from a New Point of View** the Promised Messiah, Founder of the Ahmadiyya Movement. ... 0 6 0
16. **The Christian Doctrine of Atonement** by Dr. Mufti Mohd. Sadiq D.D., L.L.D., S.S.P., (London). ... 0 6 0
17. **Jesus in Kashmir** by M. R. Bengali M.A. ... 0 4 0
18. **Our movement** by N.M. Naseem Safi ... 1 8 0

CHALLENGE

QUALITY & STYLE

in Ladies & Children Shoes.

Please visit

HONESTY SHOE CO.

Anarkali, LAHORE

مقصدِ زندگی
و
احکامِ ربّانی

بزبانِ اردو

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

الواح الہدیٰ کے متعلق

محترم جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی رائے

"ریاض الصالحین" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی احادیث کا نہایت نادر نہایت بے نظیر اور نہایت بیش قیمت مجموعہ ہے۔ الواح الہدیٰ اسی متبرک کتاب کا اُردو ترجمہ ہے جسے سلسلہ عالیہ کے مشہور صحافی اور نامور شاعر و ادیب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے عربی سے اُردو میں منتقل کیا ہے۔ اس لاجواب کتاب کی افادیت کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصل کتاب کے متعلق فرمایا تھا کہ "مجھے یہ کتاب اتنی پسند ہے کہ جسے میں سفر میں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہوں"۔ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی۔ حال میں نہایت ہی تلاش کے بعد اسے مکرم ہاشم فضل حسین صاحب نے مہیا کر کے سخت نامساعد حالات کے باوجود نہایت خوبصورتی سے چھپوا کر فائدہ عام کیلئے شائع کر دیا ہے۔ صفحات ۳۲۰ ہیں اور احمدیہ کتابستان ربوہ سے صرف دو روپیہ میں مل سکتی ہے۔ ایسی نایاب کتاب اتنی کم قیمت میں آجکل کے زمانہ میں بہت ارزاں ہے۔ میرے خیال میں تو کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کے پاس اپنے آقا و مولا سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کا یہ مجموعہ نہ ہو بلکہ احمدیوں کو تو اس کتاب کی بیشتر حدیثیں حفظ کرنی چاہئیں۔ مجھے یقین ہے کہ احمدی احباب اس کے خریدنے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے۔

احمدیہ کتابستان ربوہ